www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة :مقتضيات الإيمان بالرسل ٢/٢

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

رسولوں پر ایمان لانے کے تقاضے ۲ /۲

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

۱-اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ بندوں کے تئیں اللہ کی رحمت ہی ہے کہ اس نے **ان کی طرف رسول مبعوث فرمائے** تاکہ ان کے دینی اور دنیاوی معاملات میں جو چیزیں ان کے لیے نفع بخش ہیں، **ان کا علم ان تک پہنچائیں**، انہیں دنیا کی سعادت اور آخرت کی نجات کا راستہ دکھائیں، کیوں کہ انسانوں کے پاس خواہ جتنا بھی علم ومعرفت اور ذہانت وفطانت ہو ان کی عقلیں ایسی متحد اور عمومی شریعت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتیں جس سے امت کے تمام تر معاملات بحسن وخوبی انجام پا سکیں، کیوں کہ انسان کی عقلیں ناقص ہیں،

لیکن اللہ تعالی حکمت والا اور باخبر ہے اور وہ اپنی مخلوقات کی ضروریات سے خوب واقف ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير﴾

ترجمہ: کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔

چنانچہ رسول، اللہ اور مخلوق کے درمیان شریعت الہی کو پہنچانے کے لیے سفیر اور واسطہ ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (يا أيها الرسول **بلغ ما أنزل إليك** من ربك).

ترجمہ: اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، پہنچادیجئے۔

چونکہ رسولوں کا مقام ومرتبہ اس قدر بلند وبرتر تھا اس لیے ان پر ایمان لانا تمام شریعتوں میں دین کی اہم بنیاد رہی ، اسلامی شریعت میں بھی ان کا یہی مقام ومرتبہ ہے، جو اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ **رسولوں پر ایمان لانا ایمان کا ایک رکن ہے**، اور اس کے بغیر بندے کا ایمان درست نہیں ہو سکتا، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿آمن الرسول بما أنزِل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه **ورسله** لا نفرق بين أحد من رسله﴾.

ترجمہ: رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالی کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے **رسولوں پر ایمان** لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔

۱- اے مومنو! رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ **تمام رسولوں میں سب سے افضل ابراہیم خلیل اور محمد خلیل علیہما الصلاۃ والسلام ہیں**، کیوں کہ اللہ تعالی نے ان دونوں علیہما الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی کو اپنا خلیل نہیں بنایا۔

۲- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ **دونوں خلیلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں**، کیوں کہ اللہ تعالی نے تمام قدیم وجدید مخلوقات اور سارے انبیائے کرام وغیرہ پر آپ کو فضیلت وبرتری عطا فرمائی، چنانچہ آپ ان سب کے امام اور سردار ہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: "میں قیامت کے دن **تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا**"[1]۔

---

(1) اسے مسلم (۲۲۷۸) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نیز اللہ تعالی نے آپ کو بہت سی ایسی نشانیوں سے سرفراز فرمایا جو دیگر انبیائے کرام کے معجزات سے بڑھ کر تھیں، ان نشانیوں پر سب سے زیادہ لوگوں نے ایمان لایا، ان میں سب سے بڑی نشانی اور عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، یہ بھی معلوم سی بات ہے کہ انبیائے کرام کے معجزات ان کی وفات کے ساتھ ختم ہوگئے، لیکن قرآن ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔

تمام انبیائے کرام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت وبرتری کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کے اندر وہ تمام خصائص یکجا کردئے جو مختلف انبیائے کرام کو دئے گئے تھے، یعنی خلیلیت، ہم کلامی، نبوت اور رسالت، جہاں تک خلیلیت کی بات ہے–جو کہ محبت کا اعلی ترین درجہ ہے–تو آپ اللہ کے خلیل اور اللہ آپ کا خلیل ہے، آپ اس خصلت میں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ شریک ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنایا ہے"[1]۔

اسی طرح ہم کلامی، اللہ تعالی نے معراج کی رات آپ سے آسمان پر ہم کلامی کی اور آپ پر پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی، آپ اس خصلت میں موسی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ شریک ہیں۔

رہی بات نبوت ورسالت سے آپ کو متصف کرنے کی تو اس کا ذکر بہت سی آیتوں میں آیا ہے، مثلا اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿يا أيها **الرسول** بلغ ما أنزل إليك من ربك﴾

ترجمہ: **اے رسول!** جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، پہنچا دیجئے۔

نیز یہ کہ: ﴿وأرسلناك للناس **رسولا**﴾

ترجمہ: ہم نے تجھے تمام لوگوں کو **پیغام پہنچانے والا (رسول)** بنا کر بھیجا ہے۔

یہ چار صفات: خلیلیت، ہم کلامی، نبوت اور رسالت، کبھی کسی نبی کے اندر یکجا نہیں ہوئیں، سوائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تمام انبیائے کرام سے افضل ہیں۔

انبیائے کرام کے درمیان فضیلت وبرتری کے باب میں یہ بھی ایک قابل توجہ نکتہ ہے کہ وہ انبیائے کرام جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے، وہ ان انبیائے کرام سے افضل ہیں جن کی خبر قرآن میں نہیں دی گئی ہے، اس کی

---

(1) اسے مسلم (۲۳۸۳) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وجہ قرآن کا بلند مقام ومرتبہ ہے، لہذا اللہ نے قرآن میں جن انبیائے کرام کا ذکر کیا ہے وہ ان سے اعلی مقام ومرتبہ کے حامل ہیں جن کا ذکر قرآن میں نہیں کیا ہے۔

1. ۳- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ **بغیر کسی تفریق کے تمام انبیائے کرام پر ایمان لایا جائے** ، اس کی ضد یہ ہے کہ کچھ انبیائے کرام پر ایمان لایا جائے اور کچھ کا انکار کیا جائے، خواہ وہ ایک نبی ہی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالی نے تمام انبیائے کرام پر ایمان لانے کے وجوب سے متعلق فرمایا:

﴿قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا وما أنزل إلى إبراهيم وإسماعيل وإسحاق ويعقوب والأسباط وما أوتي موسى وعيسى وما أوتي النبيون من ربهم **لا نفرق بين أحد منهم** ونحن له مسلمون﴾.

ترجمہ: اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسی اور عیسی علیہما السلام اور دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام دیئے گئے۔ **ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے**۔ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

ابن جریر رحمہ اللہ فرمان الہی: ﴿لا نُفرِّق بَيْنَ أحد منهم﴾ **(ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے)** کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ہم ایسا نہیں کرتے کہ کچھ انبیاء پر ایمان لائیں اور کچھ کا انکار کریں، کچھ انبیاء سے براءت کا اظہار کریں اور کچھ سے دوستی وولایت ظاہر کریں، جیسا کہ یہودیوں نے عیسی اور محمد علیہما السلام سے براءت ظاہر کی اور دیگر انبیائے کرام کا اقرار کیا، اور جس طرح نصرانیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے براءت کا اظہار کیا اور دیگر انبیائے کرام پر ایمان لایا، **بلکہ ہم ان تمام کے بارے میں یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول اور نبی تھے، جو حق اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کئے گئے تھے**۔ انتہی

۴- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ ان رسولوں پر ایمان لایا جائے جن کے نام قرآن اور صحیح احادیث میں وارد ہوئے ہیں، قرآن مجید میں چھبیس (۲۶) نبیوں کے نام آئے ہیں: آدم، نوح، ابراہیم، اسحاق، یعقوب، اسماعیل، داود، سلیمان، ایوب، الیاس، یونس، یسع، لوط، ادریس، ہود، شعیب، صالح، ذو الکفل، یوسف، موسی، ہارون، خضر، زکریا، یحی، عیسی اور محمد صلی اللہ علیہم وسلم تسلیما کثیرا۔

حدیث میں بھی ایک نبی کا نام آیا ہے جن کا ذکر قرآن میں نہیں آیا ہے، وہ ہیں یوشع بن نون بن افراہیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل علیہم السلام، یہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے، موسی علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے بعد انہوں نے ہی بنی اسرائیل کی قیادت ورہبری کی۔

خلاصہ یہ کہ قرآن وحدیث میں جن انبیاء ورسل کا ذکر آیا ہے ان کی تعداد ستائیس (۲۷) ہے۔

رہی بات ان انبیائے کرام کی جن کے اسمائے گرامی سے ہم ناآشنا ہیں، تو ہم ان پر اجمالی طور پر ایمان لاتے ہیں، قرآن نے اللہ کے اس فرمان میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً من قَبْلِكَ مِنْهُم من قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم من **لم نَقْصُصْ عَلَيْكَ**﴾.

ترجمہ: یقیناہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے **بعض** کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور **ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کئے**۔

۵- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ اللہ کے رسولوں کی تعداد ۳۱۵ ہے، ان میں وہ رسول بھی شامل ہیں جن کے اسمائے گرامی کی وضاحت قرآن وحدیث میں آیا ہے ، جیسا کہ گزر چکا ہے، باقی دیگر رسولوں کے نام سے ہم واقف نہیں، ان کی تعداد کی تعیین ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آدم نبی تھے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، (اللہ نے) آپ کو علم دیا اور آپ سے ہم کلامی کی۔

دریافت کیا: ان کے اور نوح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

آپ نے فرمایا: بیس صدی۔

دریافت کیا: نوح اور ابراہیم کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

آپ نے فرمایا: بیس صدی۔

صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! رسول کتنے تھے؟

آپ نے فرمایا: ۳۱۵ کی ایک بڑی جماعت[1]۔

۶-رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ **ان کے تعلق سے جو بھی صحیح خبر آئی ہے، اس کی تصدیق کی جائے،** ان کے قصوں اور خصوصیات پر مشتمل یہ خبریں قرآن کریم، سنت مطہرہ اور سیرت و تاریخ کی کتابوں میں وارد ہوئی ہیں، رہی وہ خبریں جو رسولوں کے تعلق اہل کتاب کی کتابوں میں وارد ہوئی ہیں اور جن کی تصدیق مسلمانوں کی کتابوں میں موجود صحیح روایتوں سے نہیں ہوتی، تو ایسی خبروں کی تصدیق اور تکذیب کرنا مسلمان پر لازم نہیں، الا یہ کہ وہ مسلمانوں کی صحیح کتابوں کی منافی ہوں تو اس وقت ان کی تکذیب کرنا واجب ہے، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے: "تم اہل کتاب کی تصدیق یا تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو کہ: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف اور تمہاری طرف نازل کی گئی"[2]۔

ان کی طرف جو کتابیں نازل کی گئیں ان سے مراد اصلی توریت اور انجیل ہیں جنہیں اللہ نے موسی اور عیسی پر نازل فرمایا، نہ کہ وہ تحریف شدہ توریت وانجیل جو اس وقت یہود و نصاری کے ہاتھوں میں ہیں۔

۷- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ **اس بات پر ایمان لایا جائے کہ وہ جس پیغام کے ساتھ مبعوث کئے گئے، اس کو انہوں نے حکم الہی کے مطابق (اپنی قوموں تک) پہنچادیا،** انہوں نے اس پیغام کو اس قدر وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کر دیا کہ جن کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے ان میں سے کوئی بھی اس سے ناواقف نہ رہا، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿فهل على الرسل إلا البلاغ **المبين**﴾

ترجمہ: رسولوں پر صرف **کھلم کھلا** پیغام کا پہنچا دینا ہے۔

اس طرح اللہ کے رسول **لوگوں پر اللہ کی حجت قرار پائے،** اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿رسلا مبشرين ومنذرين **لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل** وكان الله عزيزا حكيما﴾.

---

(1) اسے حاکم نے "مستدرک" (۲/۲۶۲) میں روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ اسی کے روایت کردہ ہیں، ذہبی نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے، نیز اسے طبرانی نے "الکبیر" (۹/۱۱۸-۱۱۹) میں روایت کیا ہے اور اس میں "۳۱۳" کا لفظ آیا ہے، اس حدیث کو البانی نے "السلسلۃ الصحیحۃ" (۲۶۶۸) میں صحیح کہا ہے۔

(2) اسے بخاری (۷۳۶۲) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوش خبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے **تاکہ لوگوں کو کوئی حجت اور الزام رسولوں کو بھیجنے کے بعد اللہ تعالی پر رہ نہ جائے**، اللہ تعالی بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے۔

۸- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ **ان معجزات اور نشانیوں پر بھی ایمان لایا جائے جن کے ذریعہ اللہ نے ان کی تائید کی**، ان معجزات کو دلائل اور براہین سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، ان سے مراد وہ خرق عادت اشیاء ہیں جو اللہ تعالی نبیوں کی نبوت کی دلیل کے طور پر ان کے ہاتھوں پر جاری فرماتا ہے، تاکہ ان کا معاملہ لوگوں کے لیے الجھن کا باعث نہ رہے، کیوں کہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ رسولوں کی تائید ایسے امور کے ذریعہ کی جاتی ہے جو انسانی طاقت وقوت سے مافوق ہیں، تو ان کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے رسول ہیں، چنانچہ ان کی باتوں پر انہیں یقین ہو جاتا، وہ ان پر ایمان لے آتے اور دین پر ان کا دل ثابت قدم رہتا ہے۔

- اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو قرآن مجید کی برکتوں سے سرفراز فرمائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنے لئے اور آپ سب کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہوں، آپ بھی اس سے استغفار کریں، یقینا وہ بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

أما بعد:

۹- آپ یہ جان رکھیں –اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے- کہ رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ **ان کی اطاعت کی جائے** ، کیوں کہ اللہ تعالی نے رسولوں کو شریعتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا، ہر ایک رسول کے ساتھ ایک شریعت نازل فرمائی تا کہ لوگ ان کی اطاعت وپیروی کریں، ہر شریعت ایسی تعلیمات پر مشتمل تھی جو لوگوں کے عقائد، عبادات اور اخلاق واطوار کی اصلاح کی ضامن تھیں، اللہ نے خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا، جو کہ تمام تر شریعتوں سے بہتر اور اکمل ہے، لوگوں کو آپ کی اطاعت کا حکم دیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اللہ تعالی نے فرمایا:(من يُطع الرسول فقد أطاع الله)

ترجمہ: اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی۔

نیز فرمایا:(وإن تطيعوه تهتدوا).

ترجمہ: ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی (اطاعت) کرو۔

۱۰- رسولوں پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے **کہ رسول ہمیشہ غالب رہتے ہیں**، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:﴿كتب الله **لأغلبن أنا ورسلي** إن الله قوي عزيز﴾

ترجمہ: اللہ تعالی لکھ چکا ہے کہ بے شک **میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔**

نیز فرمایا:(إنا **لننصر رسلنا** والذين آمنوا في الحياة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد﴾

ترجمہ: **یقیناً ہم اپنے رسولوں کی** اور ایمان والوں کی **مدد** زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔

شنقیطی رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے رسولوں کو ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل رہتا ہے، غلبہ کی دو قسمیں ہیں: **حجت اور دلیل کا غلبہ** جو کہ تمام

رسولوں کے لیے ثابت ہے، **شمشیر وسنان کا غلبہ** جو کہ بطور خاص ان رسولوں کے لیے ثابت ہے جن کو جنگ وقتال کا حکم دیا گیا[1]۔ انتہی

(اس سلسلے میں) ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جو قول ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: انبیائے کرام کو اپنے مخالفین پر دلیل اور علم کی بنیاد پر جو غلبہ حاصل ہو اوہ اس مجاہد کے قبیل سے ہے جو اپنے دشمن کو شکست سے دوچار کرتا ہے، اور انبیائے کرام کو اپنے مخالفین پر شمشیر وسنان کے ذریعہ جو غلبہ حاصل ہو اوہ اس مجاہد کے قبیل سے ہے جس نے اپنے دشمن کو قتل کر دیا[2]۔

آپ نے مزید فرمایا: کوئی نبی ایسے نہیں جن کو جہاد کے درمیان قتل کر دیا گیا ہو[3]۔

- اے مومنو! رسولوں پر ایمان لانے کے یہ بیس تقاضے ہیں جن کو جاننا اور ان کا یقین رکھنا مومن پر واجب ہے تا کہ وہ ان تقاضوں سے بخوبی واقف رہے اور اس کے پاؤں راہ ایمان پر ثابت رہیں۔
- آپ یہ بھی جان رکھیں-اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے-کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے، اللہ فرماتا ہے: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت وسلامتی بھیج، تو ان کے خلفاء، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔

- اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔

---

(1) دیکھیں: أضواء البیان

(2) دیکھیں: "النبوات": ۲۰۹

(3) الفتاوی: ۱/ ۵۹

- اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔
- اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
- اے اللہ !ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں، جو ہم کو معلوم ہے اور جو ہمیں معلوم نہیں ، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو ہمیں معلوم نہیں۔
- اے اللہ !ہم تجھ سے جنت کے طالب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ ہمارے مریضوں کو شفایابی عطافرما،ہمارے مردوں پر رحم کر اور آزمائشوں سے دوچار ہمارے بھائیوں سے آزمائش کو دور کردے۔
- اے اللہ ہمارے دین کی اصلاح فرما جو ہمارے معاملہ کا محافظ ہے،ہماری دنیا کی اصلاح فرما جہاں ہماری زندگی گزر بسر ہوتی ہے،ہماری آخرت کو درست کردے،جو ہمارا آخری ٹھکانا ہے،ہر کار خیر میں ہمارے لئے زندگی کو بڑھادے،اور موت کو ہمارے لئے راحت کا سامان بنا۔
- اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما،اور عذاب جہنم سے نجات دے۔
- اے اللہ کے بندو!یقینا اللہ تعالی عدل کا،بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں،ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحتیں کررہاہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔اس لئے تم اللہ عظیم کا ذکر

کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا،اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ وہ تمہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا،اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے،تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے۔

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۱۸ذوالقعدۃ ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل-سعودی عرب

00966505906761

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com